ملک کا نام : / Country	Mozambique
موجودہ پتہ / :Address	بیرا صوبہ سوفالہ موزمبیق
عنوان / Subject	سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! (۱) ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر اس کا فلاں کام ہو گیا تو وہ حج کرے گا پھر اس نے سوچا کہ شاید حج نہ کر سکوں تو کام ہونے سے پہلے اس نے عمرہ کی منت مان لی! اب اس کے ذمہ کیا ہوگا؟ حضرت مفتی صاحب! ہمیں کچھ دیگر اسی مسئلہ سے متعلق جزئیات معلوم کرنی ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں (۲) اگر نذر دل میں مانی ہے اور زبان سے اس کا تلفظ نہیں کیا تو کیا حکم ہے؟ (۳) اگر تلفظ کیا ہے اور متصلاً کہا ہے کہ حج کروں گا بلکہ عمرہ کروں گا تو کیا حکم ہوگا؟ (۴) اگر تھوڑا فصل کرکے ایک ہی مجلس میں کہا کہ عمرہ کروں گا تو کیا حکم ہے؟ (۵) اگر مجلس ختم ہو جانے کے بعد نذر کے واقع ہونے سے پہلے کہا ہے کہ عمرہ کروں گا تو کیا حکم ہے؟؟ آخری جزیہ کے متعلق مفتیان کرام سے جب استفسار کیا گیا تو کچھ حضرات نے کہا ہے کہ یہ تعدد نذر پر محمول ہے اور حج وعمرہ دونوں لازم ہیں۔ جبکہ بعض دیگر حضرات کا یہ کہنا ہے کہ صرف عمرہ لازم ہوگا حج نہیں کرنا ہوگا ان کا یہ کہنا ہے کہ کتب فقہ سے یہ ذہن بنتا ہے کہ قبل الوقوع نذر کے وصف میں تبدیلی کی جا سکتی ہے البتہ بعد الوقوع نہیں کی جا سکتی لہذا یہاں بھی وصف میں تبدیلی جائز ہے۔ بعض دیگر حضرات کا کہنا یہ ہے کہ حج لازم ہوگا اس لئے کہ البحر الرائق میں ہے: والنذر في معنى الطلاق والعتاق لأنه لا يحتمل الفسخ بعد الوقوع. البحر الرائق كتاب الصوم، فصل في النذر. اس عبارت سے انہوں نے یہ استدلال کیا ہے کہ وصف میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ جبکہ جو حضرات قبل الوقوع وصف کی تبدیلی کو جائز قرار دے رہے ہیں انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ مذکورہ عبارت میں فسخ بعد الوقوع کی بات ہے جبکہ ہم نے قبل الوقوع وصف میں تبدیلی کے جائز ہونے کی بات کی ہے۔ برائے کرم فقہاء کرام کی واضح عبارات سے جواب عنایت فرمائیں۔ سائل: محمد انعام اللہ شمس آبادی بیرا موزمبیق

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۶۱/

جواب منسلک ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں جب اس شخص نے نذر مانی کہ اگر اس کا فلاں کام ہو گیا تو وہ حج کرے گا، اس کی نذر منعقد ہو گئی، پھر جب اس نے عمرہ کی نذر مانی تو اس کی عمرہ کی نذر بھی منعقد ہو گئی۔ اب اسے عمرہ اور حج دونوں کی نذر پوری کرنا ضروری ہے۔

الفتاوى الهندية – (١ / ٢٦٢)

الباب السابع عشر في النذر بالحج) الحج كما هو واجب بإيجاب الله تعالى ابتداء على من استجمع شرائط الوجوب وهو حجة الإسلام فقد يجب بإيجاب الله تعالى بناء على وجوب سبب الوجوب من العبد وهو بأن يقول: لله علي حجة وكذا لو قال: علي حجة سواء كان النذر مطلقا أو معلقا بشرط، بأن قال إن فعلت، كذا فلله علي أن أحج حتى يلزمه الوفاء إذا وجد الشرط ولا يخرج بالكفارة في ظاهر الرواية عن أبي حنيفة – رحمه الله تعالى –، كذا في البدائع وإذا علق الحج بشرط ثم علقه بشرط آخر ووجد الشرطان؛ يكفيه حجة واحدة إذا قال في اليمين الثانية: فعلي ذلك الحج، كذا في فتاوى قاضي خان

المبسوط للسرخسي – (٨ / ١٥٧)

(قال) – رضي الله عنه –: وإذا حلف الرجل على أمر لا يفعله أبدا، ثم حلف في ذلك المجلس أو في مجلس آخر لا يفعله أبدا، ثم فعله، كانت عليه كفارة يمينين؛ لأن اليمين عقد يباشره بمبتدأ وخبر، وهو شرط وجزاء، والثاني في ذلك مثل الأول فهما عقدان، فبوجود الشرط مرة واحدة يحنث فيهما، وهذا إذا نوى يمينا أخرى، أو نوى التغليظ؛ لأن معنى التغليظ بهذا يتحقق، أو لم يكن له نية؛ لأن المعتبر صيغة الكلام عند ذلك،....وإذا كانت إحدى اليمينين بحجة، والأخرى بالله فعليه كفارة وحجة؛ لأن معنى تكرار الأول غير محتمل هنا فانعقدت يمينان وقد حنث فيهما بإيجاد الفعل مرة فيلزمه موجب كل واحد منهما.

(۲)۔۔۔صرف دل میں نذر ماننے سے نذر منعقد نہیں ہوتی، بلکہ نذر کے لیے الفاظ کا ہونا ضروری ہے۔

الفتاوى البزازية – (٢ / ٣)

والنذر لا يكون إلا باللسان ولو نذر بقلبه لا يلزم

(جاری ہے۔۔۔)

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية - (٥ / ٨١)

(كتاب النذر)الكلام في هذا الكتاب في الأصل في ثلاثة مواضع: في بيان ركن النذر، وفي بيان شرائط الركن، وفي بيان حكم النذر أما الأول: فركن النذر هو الصيغة الدالة عليه وهو قوله: " لله عز شأنه علي كذا، أو علي كذا، أو هذا هدي، أو صدقة، أو مالي صدقة، أو ما أملك صدقة، ونحو ذلك.

(۳،۴،۵)۔۔۔واضح رہے کہ نذر عدمِ رجوع میں طلاق کی طرح ہے، جس طرح طلاق کے واقع ہونے کے بعد اس سے رجوع نہیں ہو سکتا، اسی طرح نذر منعقد ہونے کے بعد اس سے رجوع نہیں ہو سکتا لہذا صورتِ مسئولہ میں نذر کے مذکورہ الفاظ "اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں حج کروں گا، بلکہ عمرہ کروں گا" کہنے سے حج اور عمرہ دونوں کی نذر منعقد ہو گئی، اور حج کی نذر سے رجوع درست نہیں ہوا، لہذا اس کے ذمہ دونوں کی نذر پوری کرنا ضروری ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق تمام صورتوں (متصل کہنے، منفصل کہنے اور مجلس تبدیل کر کے کہنے) کا یہی ایک حکم ہے۔

جہاں تک البحر الرائق کی مذکورہ عبارت (والنذر في معنى الطلاق والعتاق؛ لأنه لا يحتمل الفسخ بعد وقوعه. کا تعلق ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ بعد وقوعہ سے مراد نذر کا وقوع ہے اور نذر کا وقوع نذر کے الفاظ کہنے سے ہو جاتا ہے جبکہ سائل نے منذور (جس شئ کی نذر مانی ہے) کا وقوع مراد لیا ہے مگر یہ درست نہیں ہے۔

المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة - (٣ / ٥٧)

الحسن بن زياد عن أبي حنيفة إذا قال: أنا محرم بحجة بل بعمرة إن فعلت كذا ففعل، فعليه حجة وعمرة

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية - (٣ / ١٣٨)

وبخلاف قوله إن دخلت الدار فأنت طالق واحدة لا بل ثنتين؛ لأن ذلك إيقاع الثلاث علة في زمان ما بعد الشرط؛ لأنه أوقع الواحدة ثم تدارك الغلط بإقامة الثنتين مقام الواحدة والرجوع عن الأول، والرجوع لم يصح؛ لأن تعليق الطلاق لا يحتمل الرجوع عنه، وصح إيقاع التطليقتين فكان إيقاع الثلاث بعد الشرط في زمان واحد كأنه قال: إن دخلت الدار فأنت طالق ثلاثا

شرح فتح القدير – (٢ / ٣٨٤)

لو قال لله علي صوم هذه السنة سواء أراده أو أراد أن يقول صوم يوم فجرى على لسانه سنة وكذلك إذ أراد أن يقول كلاما فجرى على لسانه النذر لزمه لأن هذل النذر جد كالطلاق

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي – (٢ / ٣١٩)

ولهذا ذكر الولوالجي في فتاويه رجل أراد أن يقول لله علي صوم يوم فجرى على لسانه صوم شهر كان عليه صوم شهر وكذا إذا أراد شيئا فجرى على لسانه الطلاق، أو العتاق أو النذر لزمه ذلك لقوله – عليه السلام – «ثلاث جدهن جد وهزلهن جد الطلاق والعتاق والنكاح» والنذر في معنى الطلاق والعتاق؛ لأنه لا يحتمل الفسخ بعد وقوعه. اهـ

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي – (٣ / ٣١٧)

وأما بل فإذا قال للمدخولة أنت طالق واحدة لا بل ثنتين تقع الثلاث لأنه أخبر أنه غلط في إيقاع الواحدة ورجع عنها وقصد إيقاع الثنتين قائما مقام الواحدة فصح إيقاع الثنتين ولم يصح الرجوع عن الواحدة.........واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

سید ثناء اللہ آغا
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۱/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ
19/مارچ/2019

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہٗ
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۴/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ
20/مارچ/2019

الجواب صحیح
۱۳/۷/۱۴٤٠ھ

الجواب صحیح
۱۱/۷/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۱۳/۷/۱۴۴۰ھ

مفتی – دارالعلوم کراچی

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۲۰۹۱/۱
۱۳/۷/۱۴۴۰ھ
۲۰۱۹/۳/۲۱